جلد ۳۴ | یکم ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | یکم اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ امان - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں میں درد نقرس کی شدت ابھی تک بدستور ہے۔ اور اس کے ساتھ بخار بھی۔ کرب بھی بہت ہے گزشتہ رات بے خوابی میں گزری۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا کریں

جناب خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب کی تکلیف بدستور ہے۔ کمزوری کے ساتھ بے خوابی اور بے چینی کی تکلیف پہلے سے زیادہ ہے۔ دو دن سے حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کے لیے دعا کریں۔

کل بعد نماز مغرب مسجد نور میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس میں رفاہ عام کے کاموں کے متعلق بعض تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ قائد کے لیے رائے شماری کی گئی۔ انتخاب کا اعلان بعد میں کیا جائیگا:

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز دعا سے بڑھ کر عظیم التاثیر نہیں

"جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ جب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے۔ تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے۔ تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالےٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی در اصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائبات کرامات دکھلاتے رہے۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا۔ کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یکدفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو۔ کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق یکم شہادت ۱۳۲۵ہش

ہندوستان کی آزادی اور دنیا کے امن کیلئے دعا پر ملال کیوں؟

(از ایڈیٹر)

ہمیں تو یہی شکوہ تھا۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کی گتھی سلجھانے کے لئے جو پارلیمنٹری وفد آیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہندوستانی لیڈروں کے سمجھوتے کی کامیابی کے لئے انگلستان کے پادریوں نے دعا کی جو تحریک کی ہے۔ اسے ایک مسلمان اخبار نے سنجیدگی اور متانت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ بلکہ تمسخر اور استہزا کے پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ ہندوستان جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور جس قدر جانی اور مالی نقصانات اٹھا رہا ہے۔ اور جس طرح دنیا میں حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ ہر غیرت مند ہندوستانی اس حالت کے بدلنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات پر ایمان رکھنے والے اور اسے اپنا مشکل کشا سمجھنے والے اس سے دعائیں کریں۔ کہ موجودہ افسوسناک حالت سے نکلنے اور دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کے سامان پیدا کرے۔

لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اخبار کے نزدیک نہ تو ہندوستان کی آزادی کی کوئی وقعت ہے۔ نہ ساری دنیا کے امن کی کچھ حقیقت اور نہ دعا کی کوئی اہمیت۔

ہندوستان کی موجودہ حالت میں تبدیلی پیدا ہونا۔ ہندوستان کا آزاد ممالک کی صف میں کھڑا ہونا اور ہندوستان کا اپنے معاملات پر اپنا قبضہ و اختیار ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت اہم اور ضروری چیز ہے۔ لیکن مسلمان جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تلقین فرمائی ہے۔ کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی خدا تعالےٰ سے طلب کرو۔ خواہ وہ جوتی کا تسمہ ہی ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسال شسع نعلہ اذا انقطع انکی نمائندگی کا دعویدار دینی اخبار اس بات پر بے حد غصہ کا اظہار کر رہا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے اور ایسے موقع پر جبکہ ہندوستان کی آزادی کا سوال درپیش ہے۔ خدا کا نام ہی کیوں لیا گیا ہے۔ چنانچہ "خدا بھی کہاں یاد آیا" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"وزارتی مشن کی کامیابی کے لئے گرجاؤں میں دعائیں کی گئیں اب لندن کی مسجد کے قادیانی امام نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پانچ وقت کی نمازوں میں دعا کریں کہ خدایا دونوں ملکوں کے لیڈروں کو راہ راست دکھا اور انہیں ایک ایسے حل پر متفق کردے جو سب کے لئے قابل قبول اور ساری دنیا کے لئے امن کا باعث ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کے دستور اور سیاسی اختیارات سے بڑی دلچسپی ہے۔ اگر ملک میں خدا کا قانون جاری کرنے کی کوشش کی جاتی۔ اگر مقصد یہ ہوتا کہ خدا کے نام پر خدا کی حکومت کا سکہ چلے تو خدا سے کامیابی کے لئے دعا کرنا کچھ موزوں بھی ہوتا۔ مگر کوشش یہ کہ انسان پر انسان کا سکہ چلے۔ اللہ کی زمین پر شیطان کا کلمہ بلند ہو۔ اور چند لوگ جمہوریت کے نام پر انسانی زندگی کا نظام مرتب کریں اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے اللہ سے۔ اور وہ بھی نمازوں میں اور مسجدوں میں۔ بھنگ گھوٹ کر نوش کرو۔ اور دعا کرو کہ ہضم ہو جائے۔ قمار بازی میں روپیہ لگاؤ اور کامیابی کے لئے خدا کو یاد کرو! دعا تو اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ مقصد نیک ہو اور جب مقصد ہو خدا سے بے نیازی تو خدا سے دعا کرنا کس طرح نیاز مندی ہو سکتی ہے"۔

ان سطور کا ایک ایک لفظ حیران کن اور مسلمانوں کے مذہبی راہ نماؤں کی اسلام سے افسوسناک ناواقفیت کا مظہر ہے۔ ذرا دعا کا مقصد اور مدعا ملاحظہ فرمایئے کہ خدا تعالیٰ ہندوستان اور انگلستان کے لیڈروں کو راہ راست دکھائے۔ اور انہیں ایک ایسے حل پر متفق کردے۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ اور ساری دنیا کے لئے امن کا باعث ہو۔" مگر اس پر تنقید ملاحظہ ہو۔ "گویا اللہ تعالےٰ کو ہندوستان کے دستور اور سیاسی اختیارات سے بڑی دلچسپی ہے"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا ہندوستان میں خدا کی مخلوق نہیں بستی۔ اگر کروڑوں کی تعداد میں بستی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو کیوں اس سے دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ کیا اسے ہمیشہ دوسروں کا محکوم رہنے کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ پھر دنیا کے لئے امن کی دعا کرنا بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ ساری دنیا کا امن اور ۳۰ ۔ ۴۰ کروڑ انسانوں کی زندگیاں گویا کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتیں۔ اور یہ کوئی ایسا مقصد اور مدعا نہیں۔ کہ اس کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ سے دعا کی جائے۔

اس کے مقابلہ میں "اگر مقصد یہ ہوتا۔ کہ خدا کے نام پر خدا کی حکومت کا سکہ چلے۔ تو خدا سے کامیابی کے لئے دعا کرنا کچھ موزوں بھی ہوتا۔ خود بیان کردہ مقصد کے لئے بھی دعا کرنا "کچھ" ہی موزوں بتایا معلوم نہیں دعا کرنا بالکل موزوں کب سمجھا جاتا ہے۔ اور کیوں اس کے لئے خود دعا نہیں کی جاتی اور دوسروں سے نہیں کرائی جاتی۔

آخری سطور میں تو حد ہی کردی گئی ہے۔ دنیا کے لئے امن اور ہندوستان کے لئے آزادی اور خود مختاری کی دعا کرنا اور وہ بھی نمازوں اور مسجدوں میں اس قدر معیوب اور اس قدر قابل مذمت حرکت ہے کہ اسے بھنگ گھوٹ کر اس کے ہضم ہونے اور قمار بازی میں روپیہ لگا کر کامیاب ہونے کے لئے دعا کرنے سے زیادہ کچھ وقعت نہیں دی گئی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر یہ بھی کہہ دینا چاہئے۔ کہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے خود جو یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ یہ بھی "کچھ موزوں" نہیں ہے۔ (نعوذ باللہ) کیونکہ اس میں دنیا کے حسنات کے حصول کا ذکر ہے۔ "خدا کے نام پر خدا کی حکومت کا سکہ چلنے" کا نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کے لوگ دعا کو ایک مضحکہ سمجھتے ہیں۔ ایک طرف تو خدا تعالےٰ سے کچھ مانگنے میں اپنی ہتک اور تحقیر خیال کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا کچھ کر ہی نہیں سکتا پھر اس سے کچھ کہنے کا فائدہ اس وجہ سے دعا کے متعلق اس قسم کی بے سروپا اور خلاف اسلام باتیں ان کی زبانوں اور قلموں سے نکلتی رہتی ہیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر حقیقی ایمان رکھنے والا اور اسے اپنی پکار سننے والی ہستی یقین کرنے والا تو ہر کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اسی سے نصرت حاصل کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔

اطلاع انتخاب نمائندگان ۱۰ اپریل تک پہنچ جانی چاہئے

بہت سی جماعتوں نے ابھی تک مجلس مشاورت کے لئے اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع نہیں بھجوائی۔ ہر جماعت کی طرف سے یہ اطلاع زیادہ سے زیادہ دس اپریل تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی ضروری ہے۔

۲۔ جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ اطلاع انتخاب کے ساتھ مطلوبہ دو تصدیقیں ضرور آنی چاہئیں۔ (۱) باقاعدہ اجلاس عام میں متفقہ یا کثرت آراء (جیسی صورت ہو) انتخاب ہونے کی تصدیق از امیر جماعت یا...

یوم التبلیغ کس طرح منایا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اہم ہدایات

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے کئی دنوں سے "الفضل" میں اعلان ہو رہا ہے۔ کہ ۷ر اپریل کو یوم التبلیغ ہے اس موقعہ پر ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنی تمام دوسری مصروفیتوں اور مشغولیتوں سے علیحدگی اختیار کر کے بہتر سے بہتر اور نتیجہ خیز رنگ میں تبلیغ کرے۔ یوں تو ہر وقت اور ہر لحظہ کسی احمدی کو فریضہ تبلیغ کی ادائیگی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سال میں دو مرتبہ تبلیغ کے لئے خاص دن اس لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ کہ اس دن تمام احمدی ایک ہی وقت میں ایک ہی مقصد لے کر نکلیں اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے اور حق کے متلاشی اصحاب تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کسی ایک ملک یا ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم۔ ہر مذہب اور ہر ملک کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۹)

اس سے ظاہر ہے کہ تبلیغ کا کام کتنا وسیع اور کس قدر اہم ہے۔ اور اس فرض اور ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کس جوش اور تندہی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی یوم التبلیغ کے متعلق ہدایات درج کی جاتی ہیں! تا ہر احمدی اس دن کو اپنے آقا کے حکم کے مطابق صرف کرے اور تبلیغ کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔

خاص دن مقرر کرنے میں حکمت

تبلیغ کے لئے ایک خاص دن مقرر کرنے کی حکمت بیان فرماتے ہوئے حضور نے ۱۳ر اکتوبر ۳۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"یوں تو مومن کے لئے ہر دن یوم تبلیغ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص حق کے پہنچانے سے خاموش رہتا ہے وہ گویا شیطان اخرس ہے۔ اب کون مومن پسند کرے گا۔ کہ کوئی دن اس پر ایسا آئے جبکہ وہ شیطان کہلائے۔ پس ہر مومن اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ وہ پیغام حق جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ حتی الوسع لوگوں تک پہنچاتا رہے۔ خواہ قلم سے پہنچائے خواہ زبان سے اور خواہ عمل سے۔ مگر بہرحال اسکی تبلیغ کرتا ہے۔ پس یوں تو تبلیغ ہر مومن کا فرض ہے۔ اور یقینی طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہر سچا مومن ہر روز تبلیغ کرتا ہی ہوگا لیکن بعض کمزور طبائع ایسی ہوتی ہیں جو بیدار کئے جانے کی محتاج ہوتی ہیں اور اس بات کی منتظر ہوتی ہیں کہ کوئی آئے اور انہیں تبلیغ کرنے کی تحریک کرے۔ گویا عملاً اس بات کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔ کہ کوئی آ کر انہیں جگائے۔"

پس تبلیغ کے لئے ایک خاص دن مقرر کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ایک احمدی اس دن تبلیغ کر کے باقی تمام سال خاموش بیٹھا رہے۔ کیونکہ سچا احمدی تو ہر روز ہی تبلیغ کرتا ہے۔ اور کبھی خاموش نہیں بیٹھتا۔ ایک خاص دن مقرر کرنے میں صرف یہ حکمت ہے کہ کمزور طبائع کو ابھارا جائے۔ اور ان میں بیداری پیدا کی جائے۔ کیونکہ جب ایک خاص دن مقرر ہوگا تو کمزور طبائع والے احمدی بھی اپنا کاروبار چھوڑ کر تبلیغ کے لئے نکلنے پر مجبور ہونگے۔ اس طرح یہ دن ایک طرف کمزور اور سست احمدیوں کو چست کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف اس سے منافق اور مومن کی پہچان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو مومن ہوگا وہ تو دین کی خاطر تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہوگا مگر منافق آدمی صرف اعتراض کرے گا اور تبلیغ کے لئے نکلیگا نہیں۔ کیونکہ تبلیغ کے لئے نکلنا اسکے لئے موت ہوگی"۔ پھر ایک دن مقرر کرنے میں یہ بھی حکمت ہے۔ کہ

"فرداً فرداً بھی بے شک لوگ تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن ذہنی طور پر اگر یہ خیال نہ ہو۔ کہ سارے ہی تبلیغ کر رہے ہیں۔ تو برکت میں کمی آجاتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے گا۔ کہ آج ہر شخص ہی تبلیغ کر رہا ہے۔ تو وہ سمجھیگا کہ آج مقابلہ کا دن ہے۔ اور وہ کوشش کریگا۔ کہ تبلیغ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائے اور اس طرح روزانہ کی نسبت زیادہ عمدگی سے تبلیغ کے فرائض سرانجام دے گا۔" (الفضل ۱۹ر اکتوبر ۳۳ء)

ضروری ہدایات

اس دن کس رنگ میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کیا جائے۔ تا یہ دن محض دکھاوا نہ ہو۔ بلکہ اس کے عمدہ ثمرات اور بہترین نتائج پیدا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) تبلیغ کے دن کو وفاداری دیانتداری اخلاص۔ تقوےٰ اور شجاعت کے ساتھ نباہنا چاہیئے اور اس طرح تبلیغ کرنی چاہیئے۔ کہ گویا ...ے اپنے فرائض کا حق ادا کر دیا۔"

(۲) "تبلیغ کرو۔ مگر خدا کے لئے کرو۔ نفسانی اغراض کے ماتحت تبلیغ کبھی بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ہماری جماعت کو قائم ہوئے پچاس سال ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک اس نسبت سے ہماری جماعت نہیں پھیلی۔ جس نسبت سے اسے پھیلنا چاہیئے تھا۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ بعض لوگ کمزوری دکھا دیتے ہیں۔ اور بعض کے اخلاص میں کمی ہوتی ہے۔ اگر سب لوگ خدا کے لئے کام کرتے تو آج بالکل اور حالت ہوتی۔ پس کوشش کرو کہ یہ دن بابرکت ہو جائے۔ اور ہر شخص سمجھے کہ یوم التبلیغ کیا آگیا ہے۔ دنیا کو فتح کرنے کا نظارہ سامنے آگیا ہے۔"

(۳) لوگ پہلے مسجدوں میں جائیں۔ اور وہاں رو رو کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کے سینے حق قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ انہیں باتیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اعلےٰ دلائل سمجھائے اور ہماری زبان اور ہمارے ہر کام میں ایسی برکت ڈالے۔ جس سے دوسرے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں"۔

(۴) اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ جہاں چھوٹی جماعتیں ہیں وہاں بڑی جماعتیں قائم ہو جائیں۔ جہاں کوئی جماعت نہیں۔ وہاں جماعت قائم ہو جائے۔ نئے آدمی اس سلسلہ میں کثرت سے داخل ہوں۔ اور جو پرانے ہیں۔ ان کی وہ خود روحانی تربیت کر کے اس مقام پر کھڑا کرے۔ جہاں کھڑا کرنا اس کا منشاء ہے"۔

(۵) "ایسا نہ ہو کہ تمہارے جوشوں سے کوئی شخص ناجائز فائدہ اٹھائے۔ اور یوم التبلیغ بجائے مفید ہونے کے مضر ہو جائے"۔

(۶) "عاجزانہ رنگ میں دوسروں کے پاس جاؤ تمہارے چہروں سے محبت کے آثار ظاہر ہوں۔ زبان پر شیریں الفاظ جاری ہوں۔ آنکھوں میں نمی ہو۔ اور یوں معلوم ہو کہ گویا یہ خیال تمہیں تڑپا رہا ہے کہ ایک عزیز تمہارا تباہ ہو رہا ہے۔ اسے بچانے کے لئے تم آئے ہو۔ تم اپنے ڈوبتے بھائی کو بندوق کی گولی سے نہیں بچا سکتے۔ بلکہ اسے سہارا دیکر اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو یہی طریق تبلیغ میں بھی اختیار کرو"

(۷) "اگر کسی غیر احمدی کو گھیر لیا جائے تو اس وقت اس کے اس قسم کے خیالات ہوں گے۔ جیسے ڈاکوؤں میں اگر کوئی شخص گھر جائے تو اس کے قلب کی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ بظاہر تو یہی کہہ رہا ہوگا کہ ہاں حضرت عیسیٰؑ وفات پا گئے مگر دل میں کہہ رہا ہوگا کہ خدایا مجھے ان سے نجات دے۔ بظاہر باتیں سنتا جائیگا مگر اصل خیالات اس کے ادہر ہی ہونگے۔ کہ الٰہی میں کس مصیبت میں پھنس گیا مجھے جلدی ان سے چھٹکارا دے۔ پس اس قسم کا طریق اختیار کرنا تبلیغ کو نقصان پہنچاتا ہے"۔

(۸) "بعض دفعہ انسان اتنی لمبی اور فضول بات شروع کردیتا ہے۔ کہ دوسرا تنگ آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔ پس ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔ کہ گفتگو سے دوسرے کے دل میں ملال پیدا نہ ہو۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ ملال دو قسم کا ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہاری باتیں نہیں سننا چاہتے وہ شروع سے ہی توجہ نہیں کرتے۔ اور بعض لوگ توجہ تو کرتے ہیں۔ مگر جب گفتگو کی طوالت دیکھتے ہیں۔ تو بیزار ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہئیے۔ کہ جب بات ملال کی حد تک پہنچ جائے تو انسان خاموش ہو جائے ایک دن میں کوئی شخص مانا نہیں کرتا سوائے اس کے کہ کوئی شخص پہلے سے تیار ہو"۔

(۹) "جتھے بازی اور نمائش نہیں کرنی چاہئیے"۔

(۱۰) "تبلیغ میں اس امر کو بھی مدنظر رکھنا چاہئیے کہ جو شخص صفائی سے کہدے کہ میں تمہاری باتیں سننا نہیں چاہتا اسے باتیں نہیں سنانی چاہئیں۔۔۔۔۔۔ جو یہ کہے کہ میں سننا نہیں چاہتا اسے خدا بھی نہیں سناتا اور نہ ایسا شخص فائدہ اٹھانے کے قابل ہوتا ہے پس وہاں سے اٹھ جاؤ اللہ تعالےٰ کی مخلوق بہت وسیع ہے ایک نہیں سنتا تو دوسرے کے پاس جاؤ۔ وہ بھی نہیں سنتا تو تیسرے کے پاس جاؤ۔ وہ بھی نہ سنے تو چوتھے کے پاس جاؤ۔ اگر کوئی بھی نہیں سنتا تو بازار میں کھڑے ہو کر تقریر شروع کردو۔ ممکن ہے کسی راستہ پر گذرنے والے کے کان میں کوئی بات پڑ جائے اور اسے فائدہ ہو جائے۔ اگر کوئی بھی نہیں سنتا تو جیسے حضرت مسیح نے کہا اس گاؤں یا شہر کی گرد اپنے پاؤں سے جھاڑ دو اور دوسرے گاؤں میں تبلیغ کے لئے نکل جاؤ"۔

(۱۱) بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں تو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم باتیں سنیں مگر ظاہر یہی کرتے ہیں کہ ہم نہیں سننا چاہتے گویا ان کی مرضی ہوتی ہے۔ کہ باتیں سنانے کے لئے اصرار کیا جائے اور یہ عقلمند کا کام ہوتا ہے۔ کہ وہ معلوم کرے کہ کسی کا انکار بالکل انکار ہے یا زیادہ اصرار کی خواہش رکھنے والا انکار ہے"۔

(۱۲) "ایسے طریق سے اپنی باتیں سناؤ۔ جس میں محبت کا رنگ پایا جائے یہ نہ ہو کہ سننے والے کو یہ محسوس ہو کہ گویا تم زبردستی اپنی باتیں سنا رہے ہو۔ اگر زبردستی سناؤ گے۔ تو وہ بظاہر تو تمہاری باتیں سنے گا۔ مگر دل میں تمہیں گالیاں دیتا جائے گا۔ اور کہے گا کہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا احمدی کیسے ضدی اور نامعقول ہوتے ہیں۔ اس طرح احمدیت کا نقش اس کے دل پر نہیں بیٹھے گا۔ کہ احمدی مخلص ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ یہ خیال کرے گا۔ کہ احمدی نہایت ضدی اور نامعقول ہوتے ہیں۔ پس ایسا آدمی احمدیت کی طرف مائل نہیں ہوسکتا"۔

(۱۳) "یاد رکھو دلائل اتنا اثر نہیں رکھتے جتنا اخلاص اور عمل اثر رکھتا ہے۔ پس یوم التبلیغ آنے سے پہلے اس کے لئے تیاری کرو۔ اگر کسی سے لڑائی اور جھگڑا ہو تو اس سے معافی مانگو۔ اور صلح کر لو تاکہ یہ صلح تمہارے کام آئے۔ اگر تم عاجزانہ رنگ میں حق پر ہوتے ہوئے دوسرے سے معافی مانگتے اور اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہو۔ تو اس پر نہایت ہی خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور وہ خیال کرے گا۔ کہ احمدی کتنے اچھے ہوتے ہیں۔ کہ باوجود قصوروار نہ ہونے کے معافی طلب کرتے ہیں۔ اس طرح احمدیت کے متعلق اس کے دل میں نہایت اچھے خیالات ہونگے۔ اور جب تم تبلیغ کرو گے۔ تو اس سے لازماً متاثر ہوگا۔ دیکھو زمیندار جب زمین میں بیج بونے لگتا ہے۔ تو پہلے اسے بیج ڈالنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں سخت زمین پر پانی کا چھینٹا دے دینے سے وہ تیار نہیں ہوسکتی۔ پہلے زمین پر کہیں گھاس ہوگا۔ کہیں کسی اور چیز کی جڑیں ہونگی۔ پھر وہ سخت ہوگی اگر یونہی بیج پھینک کر چلا آئے۔ تو ہر شخص اسے بے وقوف کہے گا۔ اسی طرح تبلیغ کے لئے بھی ہماری طرف سے اگر پہلے سے تیاری نہ ہوگی۔ تو وہ بیج جو اس دن ہم پھینکیں گے ضائع ہو جائے گا۔ پس اخلاص اور محبت سے لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف مائل کرو۔ تا جب تم تبلیغ کے لئے جاؤ۔ تو ان کے دل احمدیت کے متعلق اچھے خیالات سے لبریز ہوں اور تمہاری باتوں کا ان پر اثر ہو"۔

(۱۴) "عموماً لوگ اس طرح تبلیغ کرتے ہیں کہ محلے کے لوگوں کو باتیں سنانی شروع کردیں۔ مگر اس طرح بہت کم کرتے ہیں۔ کہ کسی تعلیم یافتہ۔ محنتی اور بارسوخ آدمی کے پاس جائیں۔ اور اسے تبلیغ کریں۔ عام طور پر ان کا سارا زور ایسے ہی لوگوں کو تبلیغ کرنے پر صرف ہوجاتا ہے جن کی غرض تحقیق حق نہیں ہوتی بلکہ محض بحث کرنا ہوتی ہے۔ اور ان کا مسلمان بنانے کا سارا زور۔۔۔۔۔ ان لوگوں پر خرچ ہوتا ہے جن کو چھیڑ خوانی اور بحث کی عادت ہوتی ہے۔ پس وہ سارا دن ان سے باتیں کرتے رہتے ہیں اور شام کو جب گھر واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے خوب تبلیغ کی۔۔۔۔ پس چاہئیے کہ ایسے لوگوں کے حلقہ سے بچ کر ان لوگوں کے پاس پہنچا جائے جو حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور خصوصاً ایسے لوگوں سے ملنا چاہئیے جو اپنے حلقہ میں اثر رکھتے ہوں۔ جب تک اس رنگ میں تبلیغ نہ کی جائے گی۔ اثر نہ ہوگا"۔ خطبہ جمعہ ۲ نومبر مطبوعہ الفضل ۹ نومبر ۱۹۳۳ء)

(۱۵) "اصولی طور پر ابھی ہماری جماعت نے بہت کم تبلیغ کی ہے۔ عام طور پر ان کی وہی مثال رہی ہے کہ جیسے کوئی شکاری تیر چلائے اور اس کا ہر تیر خطا جائے مگر اتفاقاً کوئی شکار کو بھی جا لگے اور وہ گر پڑے۔ اب تک نشانے پر پہنچنے والے تیر بہت کم چلائے گئے ہیں اس لئے سوچنا چاہئیے کہ اگر تیر خطا ہو کر اس قدر شکار کر سکتا ہے تو نشانے پر اگر تیر لگتے جائیں تو کس قدر شکار ہونگے۔ لوگوں کی اس تعداد اور رفتار سے جو جماعت میں داخل ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے ایک بڑا شکار جمع کر رکھا ہے۔ کہ ہمارے تیر خطا ہو ہو کر بھی ہزاروں کو کھینچ لاتے ہیں۔ پھر اگر ارادہ اور عزم اور صحیح طریق کے ساتھ تیر چلائے جائیں تو کس قدر کامیابی ہوسکتی ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہئیے کہ وہ اصولی طور پر تبلیغ کرے۔ اور اپنی طاقت کو ضائع نہ کرے"۔ (ایضاً)

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق موثر اور نتیجہ خیز رنگ میں تبلیغ کرے۔ اور خدا تعالےٰ کی رحمت سے مایوس لوگوں کو خوشخبری دے۔ کہ خدا تعالےٰ سے ملنے کا رستہ کھلا ہے۔ اسے اختیار کرو۔ زندہ خدا کے زندہ نشانات سے ایمان حاصل کرو۔ اور احمدیت میں داخل ہو کر مجاہدین کی فوج میں داخل ہو جاؤ۔ جن کے ذریعہ دین اسلام باقی تمام ادیان پر غالب ہو رہا ہے۔

پس کسی احمدی کو یوم التبلیغ کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگوں کو پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ یہ فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔ بعض احمدی یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہم تو تعلیم یافتہ نہیں ہم کیا تبلیغ کرینگے۔ مگر یہ محض سستی اور غفلت ہے۔ جو نشانات اور جو دلائل خود اس کی ہدایت کا موجب ہوئے۔ وہی دلائل اور نشانات دوسرے کی ہدائت کا موجب کیوں نہیں ہو سکتے پس ہر احمدی کو خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید پر بھروسہ رکھتے ہوئے۔ اور اس سے کامیابی کی دعائیں مانگتے ہوئے۔ اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھتے ہوئے تبلیغ میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اور کسی احمدی کو اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہیئے

خاکسار محمد اسمٰعیل دیال گڑھی

امتحان شہادۃ القرآن

۱۴ اپریل کو ہوگا

لجنہ اماء اللہ کا مقرر کردہ امتحان شہادۃ القرآن بہت قریب سے قریب تر ہو رہا ہے مگر لیکن ابھی تک تمام لجنات کی طرف سے مکمل لسٹیں نہیں آئیں حالانکہ امتحان میں صرف چند دن باقی ہیں۔ اس لئے تمام لجنات کی یاد دہانی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ امیدواروں کے نام بھجوائیں۔ تیاری پوری کوشش سے کریں۔

یہ بھی یاد رہے۔ اس امتحان میں فسٹ اور سیکنڈ رہنے والی بہنوں کو مرکزیہ لجنہ کی طرف سے انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

والسلام سیکرٹری تعلیم امۃ اللہ خورشید

حضرت بابا نانک صاحب

اور

ان کے جانشین

(۲)

بعض سکھ صاحبان حضرت بابا نانک صاحب کو اسلام سے بے تعلق ثابت کرنے کی غرض سے ان کے بعد آنے والے گورو صاحبان کا طرز عمل پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ سکھ تاریخ سے ثابت ہے کہ مسلمانوں نے بابا صاحب کے اسلام کا اعلان اُن کی وفات کے موقعہ پر بھی کیا اس وقت کے مسلمانوں نے صرف اور صرف حضرت بابا نانک کے کلام اور آپ کے طرز عمل کی بناء پر آپ کو مسلمان قرار دیا تھا۔ اور آج بھی ہم بابا صاحب کے اپنے اقوال اور طریق عمل پر ہی ان کے اسلام کی بنیاد رکھتے ہیں۔ پھر سکھ کتب سے بہت سے ایسے حوالجات ملتے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ بابا صاحب کے بعد ان کا مسلک قائم نہ رہا۔ خصوصاً گورو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ میں یہ فرق بالکل نمایاں ہو گیا۔ چنانچہ گوردوارہ ٹربیونل کے ججوں نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ (دیکھو ہیوز کی ڈکشنری آف اسلام) گورو نانک صاحب نے اپنے مخصوص عقاید اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ اُس نے اپنے آپ کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا۔ ...... لیکن گورو گوبند سنگھ صاحب نے گورو ہرگوبند صاحب کے جاری کردہ خیالات کا پرچار کر کے اپنے آندولن کو سیاسی۔ فوجی اور اسلام کے خلاف بنا دیا"

اسی طرح ایک سکھ اخبار میں شائع کیا گیا۔ کہ

"بہت سے گورو گھر کے سکھ کہلانے والے اور دانے بینے۔ فلاسفر۔ گیانی کہلانے والے گورو نانک اور دسمیش (یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب کا) مشن ایک ہونے میں شک کرتے ہیں"

(خالصہ سماچار امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر جب حضرت بابا نانک صاحب اور گورو گوبند سنگھ صاحب کی تعلیمات کا مقابلہ کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو سکھ گورو گوبند سنگھ صاحب اور حضرت بابا نانک صاحب کا مشن ایک نہیں سمجھتے وہ راستی پر ہیں۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

حضرت بابا نانک صاحب	گورو گوبند سنگھ صاحب
(۱) کلمہ کے متعلق حضرت بابا صاحب کا ارشاد ہے۔ ک کلمہ یاد کر نفع اور کت بات نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہو نہ ات (جنم ساکھی ولائت والی صـ۲۴۷ جنم ساکھی بھائی بالا صـ۲۲۵) یعنی کلمہ ہمیشہ یاد رکھو۔ اور کوئی بات اس کے مقابلہ پر نفع مند نہیں ہے	(۱) گورو گوبند سنگھ صاحب کہتے ہیں۔ "گورو کا سکھ ہو کر مُسلے نوں آکھے کلمہ پڑھ سو تنخواہیا" (خالصہ دھرم شاستر صـ۱۹۳) یعنی جو سکھ کسی مسلمان کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرے وہ قابل سزا ہے۔
(۲) حضرت بابا نانک صاحب قرآن کریم کے بارہ میں فرماتے ہیں قرآن کتیب کمائیے بھو وٹ ات تن لائیے سیج بو بھجن آن جلائیے بن تیلوں دیوا ایوں بلے کر چانن صاحب ایوں (جنم ساکھی ولایت والی صـ۱۹۹ ایکا لف والی صـ۱۶۷) یعنی قرآن کریم پر عمل کرو۔ اور خدا کا خوف اپنے اندر پیدا کرو۔ سچائی کو شناخت کرو۔ اور اپنی خودی کو جلا دو۔ اس طرح بغیر تیل کے تمہارے اندر ایک چراغ روشن ہو جائیگا۔ اور اس روشنی میں تمہارا خدا تمہیں نظر آ جائے گا۔	(۲) گورو گوبند سنگھ صاحب کہتے ہیں کسے قرآں کند اعتبار ہمہ روز آخر شود مرد خوار (دسم گرنتھ صـ۱۲۴۲) جو شخص قرآن کے قول پر اعتبار کرے گا وہ آخر کار خوار ہو گا۔
(۳) حضرت بابا نانک صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ص صلاحت محمدی مو کھ ہی آکھو نت خاصہ بندہ سجیا سر متراں ہو مت (جنم ساکھی ولائت والی صـ۲۴۶) م محمد من توں من کتیباں چار من خدائے رسول نوں سچائی دربار (جنم ساکھی ولائت والی صـ۲۴۷) یعنی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہمیشہ ہمیش بیان کرتے رہو	(۳) گورو گوبند سنگھ صاحب نے کہا ہے کہ میاں دین تب ہر جبہ پر اجا عرب دیس کو کینو راجا تن بھی اپنا اک پنتھ اپاجا لنگ بناں کینو سب کاجا سب تے اپنا نام جپایو ست نام کاہو نہ دڑ ایو (دسم گرنتھ صـ۵۱) یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے بھی خدا کی پرستش نہیں کرائی

حضرت بابا نانک صاحب	گورو گوبند سنگھ صاحب
وہ خدا کے خاص بندے تھے۔ اور خدا کے تمام مقبولوں کے سردار تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاؤ۔ چاروں کتب قرآن۔ انجیل۔ زبور اور توریت کو الہامی کتب یقین کرو۔ خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لاؤ۔ ان کا دربار سچا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بابا صاحب کا حسب ذیل شبد ہے:۔ پیر پیغمبر سالک صادق شہدے اور شہید شیخ مشائخ قاضی ملاں در درویش رشید برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود (محلہ ۱ صفحہ ۵۳) یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے والے خدا تعالےٰ کی برکات کے وارث ہوں گے۔	(نعوذ باللہ من ذالک) اور تمام لوگوں سے اپنا نام ہی جپایا ہے۔ گیانی گیان سنگھ صاحب نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے ایک لیکچر کا ذکر کیا ہے۔ جس میں گورو صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو گالیاں دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۲۱۲ و گورو دیہ پرکاش مصنفہ سنت ندھان سنگھ صاحب عالم صفحہ ۱۱۲)
(۴) حضرت بابا نانک صاحب کا ارشاد ہے:۔ نیل بسترے کپڑے پہرے ترک پٹھانی عمل کیا۔ محلہ ۱ صفحہ ۴۷۰ یعنی ہم نے نیلے رنگ کے کپڑے پہنے۔ اور ترکوں اور پٹھانوں کا عمل کیا۔	(۴) گورو گوبند سنگھ صاحب نے بابا صاحب کے اس فرمان کو یوں بدل کر پڑھا:۔ نیل بسترے کپڑ پھاڑے ترک پٹھانی عمل گیا۔ یعنی ہم نے نیلے رنگ کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور ترکوں اور پٹھانوں کا عمل منسوخ ہو گیا ہے۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۱ گورمکھی اردو صفحہ ۱۶۶۔ گوردوارے درشن صفحہ ۵۴۵ گور پرتاپ سورج گرنتھ این ۱ انسو ۵
(۵) حضرت بابا نانک صاحب کا سر پر ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو نانک پرکاش صفحہ ۶۱۷ نانک پربودھ صفحہ ۲۲۱۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۰۶۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶۳ و صفحہ ۲۹	(۵) گورو صاحب کا فرمان ہے۔ کہ:۔ ہوئے سکھ سر ٹوپی دھرے سات جنم کشٹی ہوئے مرے (رہت نامہ پرہلاد سنگھ صفحہ ۲) جو سکھ ٹوپی پہنے گا۔ وہ سات جنم کوڑھا ہو کر مرے گا۔
(۶) بابا صاحب نے عورتوں کی عزت قائم کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ:۔ سو کیوں مندا آکھیے جت جمہے راجاں (محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳) یعنی ان کو برا مت سمجھو۔ جن کے بطن سے بڑے بڑے لوگ پیدا ہوئے۔	(۶) گورو صاحب نے ۴۰۵ تریا چرتر تحریر کی ہیں۔ جو دسم گرنتھ کے صفحہ ۸۰۹ سے صفحہ ۱۲۶۲ تک برابر چلی جا رہی ہیں۔ اور بھائی منی سنگھ صاحب نے تریا چرتر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ گورو گوبند سنگھ صاحب کی تصنیف ہے۔ (نھگت رتناولی صفحہ ۱۷۷ اور دسم گور گرہ گرنتھ پرکاش" کے صفحہ ۸۶ پر بھی اسکو گورو صاحب کی تصنیف ظاہر کیا گیا ہے۔
(۷) بابا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ:۔ مندا کسے نہ آکھیے پڑھ اکھر ایہو بوجھیے (محلہ ۱ صفحہ ۴۷۶)	(۷) گورو صاحب کہتے ہیں:۔ جے جے بھئے پہل اوتارا آپ آپ تن جاپ اچارا

حضرت بابا نانک صاحب	گورو گوبند سنگھ صاحب
یعنی کسی کو بھی برا مت کہو۔ اس کو پڑھو اور سمجھو۔	پر بھ دو کھی کوئی نہ بدارا دھرم کرن کو راہ نہ ڈارا جے جے غوث انبیاء بھئے میں میں کرت جگت تے گئے مہاں پرکھ کا ہو نہ پچھانا کرم دھرم کو کچھو نہ جانا (دسم گرنتھ صفحہ ۵۲) یعنی جس قدر بھی اوتار اور انبیاء اور غوث ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی خدا کو شناخت نہ کیا۔ (نعوذ باللہ) اور نہ انہوں نے کسی خدا کے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور نہ کسی کو دھرم کا راستہ بتایا۔
(۸) حضرت بابا نانک صاحب کا مسلمانوں سے ملتے وقت السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہنا سکھ کتب سے ثابت ہے۔ جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۱۳۸۔ میکالف والی صفحہ ۱۳۸۔ پورانی صفحہ ۱۰۳۔ بالے والی صفحہ ۱۳۷۔ و صفحہ ۳۶۴ و صفحہ ۳۲۳ و صفحہ ۵۹۲ چھاپہ پتھر صفحہ ۲۶۴ و صفحہ ۳۰۱ و صفحہ ۳۵۰ و صفحہ ۳۱۷۔	(۸) گورو صاحب کا کسی مسلمان کو السلام علیکم کہنا ثابت نہیں۔ بلکہ آپ نے اپنے سکھوں کو فتح بلانے کی تلقین کی۔
(۹) حضرت بابا نانک صاحب نشوں کے خلاف تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب درگاہ اندر ماریئے جو پیندے بھنگ شراب جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۵۷ یعنی یہ اللہ کا فرمان کتاب میں موجود ہے۔ کہ جو لوگ منشی اشیاء کا استعمال کریں گے۔ ان کو درگاہ میں سزا ملے گی۔	(۹) سکھ مورخین نے گورو صاحب کا منشی اشیاء کو خود استعمال کرنا اور اپنے سکھوں کو ان کا استعمال کرانا بیان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۲۳۵ و صفحہ ۱۲۷۹۔ گور پرتاپ سورج گرنتھ رت ۶ انسو ۴۴۔ خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۱۴ و صفحہ ۱۱۱۔ اور پنتھ پرکاش مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب صفحہ ۲۷۵ و صفحہ ۲۸۰ و صفحہ ۲۸۳ و صفحہ ۸۷۲۔ نیز سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب نابھہ نے لڑائی میں شراب پینا جائز تسلیم کیا ہے۔ (گورمت سدھاکر صفحہ ۲۷۴)

ان حوالہ جات سے یہ بات بالکل نمایاں ہو جاتی ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا مسلک حضرت بابا نانک صاحب کے مسلک کے مطابق نہ تھا۔ ان حالات میں کسی بھائی کا حضرت بابا نانک صاحب کے بعد آنے والے گورو صاحبان کا طرز عمل بابا صاحب کے اسلام کے خلاف دلیل کے طور پر پیش کرنا انصاف نہیں ہے۔

عباد اللہ گیانی قادیان

تقرر امراء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احمدیہ جماعتوں کے لئے اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۱) جماعت احمدیہ ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ۔ صوبیدار میجر شیر ولی صاحب (سردار بہادر) امیر۔ صوبیدار محمد عبداللہ صاحب نائب امیر

(۲) [illegible] صاحب امیر [illegible] سلطان علی صاحب [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت کا مبارک کام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے۔ جس میں دہریت اور الحاد بہت زوروں پر ہے۔ اور مختلف طریق اور نئے نئے رنگ میں اس کے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اس دہریت اور بے دینی کے انسداد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے ایک ایسے علم کلام کی بنیاد رکھی۔ جو معرفت اور روحانیت سے لبریز ہے۔ اور جس کی نورانی شعاعوں کے آگے دہریت فنا اور نابود ہو جاتی ہے۔ آج مغربی تہذیب اور تمدن کی وجہ سے لوگوں میں بے دینی عام پھیلی ہوئی ہے۔ ضلالت اور گمراہی کا ہر طرف دور دورہ ہے۔ اور اس مغربی تمدن کا اثر اس قدر وسیع ہو چکا ہے۔ کہ وہ قومیں جو مذہب سے وابستگی کا دعویٰ رکھتی تھیں۔ وہ بھی مذہب سے بیگانہ بن رہی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں مذہب کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ حقیقت مفقود ہو گی۔ ایسے پُرفتن زمانہ میں اس بیدینی کی رو کا مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور ان کی اشاعت ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ بے دینی کے زہر کے لئے یہ تریاق کا حکم رکھتی ہیں۔ اور دہریت کی تاریکی کے لئے یہ روحانیت کا ایک سورج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں" (فتح اسلام)

پھر اس کتاب میں اپنی تصنیفات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو جائے۔ تو ہزارہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہیں گے۔ اس کا مجھے کس قدر غم ہے۔ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اس میں میرا سرور اور اس میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۸)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طباعت و اشاعت کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ یہی وہ معارف ہیں جن سے دہریت اور بے دینی کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہی وہ حقائق ہیں جن میں اسلام کے حقیقی چہرہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور انہی کے ذریعہ سے انسان معرفت الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ناظر تالیف و تصنیف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طباعت اور اشاعت کا پروگرام تجویز فرمایا ہے اور اس مبارک کام کو شروع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح جنگ کی وجہ سے جو کتب نایاب ہو چکی تھیں وہ بھی دوبارہ طبع ہو جائیں گی۔ اور احباب جماعت جو ایک عرصہ سے ان روحانی تحفوں سے محروم تھے۔ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں انشاء اللہ انہیں حاصل کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ اور اس کے ذریعہ سعید روحوں کو ہدایت بخشنے میں تا اس کا نام اکناف عالم میں بلند ہو اور اس کی مدح کے ترانے ہر صبح و شام فضا میں گونجیں۔ آمین یا رب العالمین۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی بیماری پر میرے قلبی تاثرات

448

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک احمدی فوت ہو گیا۔ حضورؑ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آخری رکعت اتنی لمبی کی کہ حد سے زیادہ۔ جب حضورؑ نے سلام پھیرا۔ تو کسی نے دریافت کیا کہ حضور اتنی لمبی نماز؟ حضورؑ نے فرمایا:۔

"ہم نے تو اس کو بخشوا کر ہی چھوڑا"

حضورؑ کے اس فرمانے پر حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحبؓ کچھ افسردہ سے ہو گئے۔ حضورؑ کی بھی نگاہ پڑ گئی۔ اور فوراً ہی افسردگی کا سبب دریافت کیا حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ "حضور مجھے یہ خیال آیا۔ کہ کاش اس شخص کی جگہ میں ہوتا۔ تو بخشا گیا تھا" حضورؑ نے فرمایا۔ "مولوی صاحب آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ آپ تو ہیں ہی بخشے ہوئے۔ اس شخص میں کچھ نقائص تھے وہ ہم نے بخشوا دیئے"۔

سبحان اللہ۔ نبیوں کی بھی کیا اعلےٰ شان ہوتی ہے۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو ان کے ذریعہ اپنے گناہ بخشوا کر جنت الفردوس میں داخل ہو گئے۔ اور خوش قسمت ہیں ایسے لوگوں کے رشتہ دار جن کو یقین کامل ہو گیا ہو۔ کہ ان کا ایک عزیز یقینی طور پر بہشتی ہے۔ اگرچہ فطرت انسانی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے عزیز دل کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اگرچہ ان کا عزیز کیسے ہی اعلےٰ مقام پر پہنچا ہو۔ مگر اس کی جدائی کا ان کے دلوں کو صدمہ پہونچتا ہے۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ ان کا عزیز ان سے جدا ہو۔

تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رویا دیکھا۔ کوئی شخص آکر کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ آپ نے یہ تعبیر فرمائی تھی حضورؑ کا کوئی صحابی جو حضور کی خو[...] پر ہو گا۔ وہ فوت ہو گا۔ چند ہی ر[...] بعد حضرت قبلہ مفتی صاحب سخت خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے میرے دل کی کیفیت نہ پوچھئے [...] آیا کہ یہی وہ صحابی نہ ہوں۔ جن [...] متعلق رؤیا دکھایا گیا ہے۔ حضر[ت] مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود یہ ہونا اس سے بڑھ کر اور [...] نعمت ہے۔ مگر دل یہ کسی طر[ح] نہیں کرتا تھا۔ کہ ان کے مبارک و[جود] کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ [...] اور ہم یتیم رہ جائیں۔ جب تک حض[رت] قبلہ والد صاحب تندرست ہو کر [...] میں تشریف نہیں لے آئے دل [...] کچھ عجیب سی حالت رہی۔ اللہ [...] کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔ کہ [...] نے ہم عاجز بندوں پر رحم فرما کر حض[رت] قبلہ مفتی صاحب کو دوبارہ زندگی [عطا] فرمائی۔ اور غیب سے آواز آئی "مبارک ہو۔ حضرت مولوی نو[ر الدین] صاحب کی طرح بخشا گیا ہوا انسان [...] پھر تم کو عطا کیا جاتا ہے۔ تا کہ [اس کا] سایہ تمہارے سروں پر قائم ر[ہے]" فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

خاکسار مفتی محمد منظور

گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا مسمی نور احمد ولد بہاول [...] ساکن کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ چار [...] روز سے غائب ہے۔ قادیان میں اس کی [...] مرزا عبد الرؤف صاحب مالک دار الفض[ل ...] والے مکان کے ایک حصہ میں تھی۔ لڑ[کے کی] عمر گیارہ سال کے قریب ہے۔ رنگ [...] میں کھدر کا پھٹا ہوا کرتہ۔ تہ بند کھد[ر ...]

جماعت احمدیہ یادگیر کا سینتالیسواں سالانہ جلسہ

گیارہ اصحاب بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے

سال ۱۵ و ۱۶ مارچ ۱۹۴۶ء
جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ
زیر صدارت عالیجناب سیٹھ بشارت
احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
حیدرآباد منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مقامی حالات
کے اعتبار سے اپنی نوعیت کا ایک نرالا
جلسہ تھا۔ جماعت احمدیہ یادگیر کے امیر
سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی جو حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
صحابی اور خلفاء مسیح موعود علیہ السلام
کے عاشق اور جان نثار جرنیل تھے
گذشتہ سال مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے
آپ کے عزم و استقلال سے خدمت
احمدیت کرنے کی وجہ سے مخالفین
... تھے۔ مگر ان کے انتقال کے
بعد عام طور پر یہ احساس کیا جانے لگا۔
کہ اب جماعت احمدیہ یادگیر کے ثبات و
عزم استقلال و عزم مقبلانہ میں
فرق آ جائیگا۔ لیکن الٰہی سلسلے خدا
کی نصرت سے چلتے ہیں۔ جماعت نے
اس سال جلسہ کو نہائت والہانہ انداز
اور بڑے اہتمام بالشان طریق سے سرانجام
دیا۔ جماعت کے مردوں اور عورتوں
نے اسے کامیاب بنانے کی کوشش
کی۔ جلسہ سے پیشتر ہمارے بھائی
... حسین صاحب کے صاحبزادے
... حسین صاحب کی شادی تھی۔ جس کی
وجہ سے عزیز و اقارب مختلف مقامات
سے جمع تھے۔ اور مختلف غیر احمدی
معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ مجلس خدام
الاحمدیہ نے جلسہ گاہ کو جو وسط شہر
میں واقع ہے۔ نہائت عمدگی اور قرینہ
سے آراستہ کیا۔ جا بجا تبلیغی قطعات
لگائے۔ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں
سے جلسہ کی رونق بہت بڑھ گئی۔
لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔
اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن
کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر مولوی اسحٰق علی
صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے
کی جس میں پیغام احمدیت دیتے ہوئے
فرمایا۔ کہ احمدیت اللہ کو قبول کرنے سے
انسان کا زندہ خدا سے تعلق قائم ہو جاتا
ہے۔ ازاں بعد مولوی عبد المالک
خاں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے
مبسوط اور مدلل دو گھنٹے تک تقریر
فرمائی۔ جس میں بتایا کہ قدیم سے سنت
الٰہی یہی ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کی
روحانی و جسمانی پرورش کے سامان مہیا
فرماتا ہے۔ الٰہی سنت کے ماتحت اس
تاریکی کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے
انبیاء کی پیشگوئیوں کے ماتحت حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما
کر اسلام کے زندہ مذہب ہونے
کا ثبوت دیا۔ آپ نے دعوے مجددیت
و مسیحیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور
بارہ صدیوں کے مجددوں کے نام
حج الکرامہ سے سنائے نیز حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے
دعوے کی تصدیق میں جو علامات
مثلاً دجال یاجوج ماجوج دابۃ الارض
کسوف و خسوف قحط اور زلازل
وغیرہ کو بالتفصیل پیش کرکے بتایا
کہ یہی زمانہ ظہور مسیح موعود کا ہے
اور آپ ہی اس کے مصداق ہیں
اگر آپ کے دعوے کو قبول نہ کیا
جائے۔ تو اسلام اور دوسرے
انبیاء کی بہت سی پیشگوئیاں خطا
جاتی ہیں۔ اور دل میں ہزاروں قسم
کے وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ جسکا نتیجہ
بجز دہریت کے اور کچھ نہیں نہیں
قرآن کریم جو کامل شریعت ہے۔
اور جس کی تعلیمات کا دامن بقائے
عالم تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کا
ایک حصہ اس زمانہ کی پیشگوئیوں سے
متعلق ہے۔ اگر ان کے مصداق کو
تسلیم نہ کیا جائے۔ تو ایک انقطاع
عمل میں آئے گا۔ آپ نے حاضرین جلسہ
کو حق کے قبول کرنے کی طرف پُر اثر
الفاظ میں دعوت دی۔ جناب سیٹھ
محمد اعظم صاحب نے جماعت احمدیہ
کے کارناموں پر تقریر کی۔ آپ نے
جماعت کی دوسرے تمام لوگوں کے
مقابلہ میں روحانی اخلاقی علمی اور
عملی قربانیوں پر برتر ہونے پر روشنی
ڈالی۔ اور اپنے ہر دعوے کو متعدد
امثلہ سے واضح کیا۔ آپ کی تقریر
سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔

دوسرے دن پہلی تقریر مولوی
حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس
سی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں)
کے موضوع پر بیان فرمائی۔ جس کے ثبوت
میں متعدد آیات قرآنی اور احادیث
صحیحہ پیش کرکے بدلائل واضح کیا۔
کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
ماننا ضروری ہے۔

غیر احمدیوں کی جانب سے پہلے دن
کے اجلاس کے ختم ہونے کے بعد جلسہ
گاہ کے قریب ایک بورڈ پر ایک
اعتراض لکھ کر لگایا تھا۔ دوسری
تقریر میں جو مولوی عبد المالک خان
صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کی
اس اعتراض کا مفصل اور مدلل
جواب دیتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ
دلائی۔ کہ قرآن کریم میں اُمت
محمدیہ کو خیر امت اس لئے کہا گیا ہے
کہ مخلوق خدا کو حقیقی نفع پہنچانے
والی یہی اُمت ہے۔ آپ نے نفع
حقیقی کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ
حقیقی نفع اسی شئے کا نام ہے جو
مقصد حیات انسانی کو پورا کرے
اور مقصد حیات انسانی کا تعلق باللہ
اور ہمدردی بنی نوع کا نام ہے۔
دنیا کی کوئی حکومت کوئی سوسائیٹی
یا مذہب اس زمانہ میں اس مقصد
کو پورا نہیں کر سکتا۔ بجز احمدیت
کے۔ اس لئے وہ ہادی اور رہنما جو آخری
ظلمت کے دور میں آنے والا تھا۔
وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
علیہ السلام ہیں۔ اسرائیلی نبی کی
آمد اُمت کے مقام کو گرا دیتی ہے
پھر آپ نے مسلمانوں کا نصب العین
اور پروگرام از روئے قرآن اور
احادیث پیش کرکے بتایا۔ کہ دعوت
الی اللہ ہی مسلمانوں کا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب العین
اور پروگرام تھا۔ اور یہ کام جماعت
احمدیہ کر رہی ہے۔ اس لئے حقیقی مسلمان
جس سے امت محمدیہ کا شرف اور رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا
مدعا پورا ہو یہی جماعت ہے۔
جس کی بشارت رسول کریم نے دی
اور ضرور تھا۔ کہ بزرگان امت کے
بیان کے بموجب علماء مسیح و مہدی کی
مخالفت کرتے۔

آپ کی تقریر کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب
بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اجرا
نبوت فی خیر امت کے موضوع پر تقریر
کی۔ جس میں آپ نے قرآن اور احادیث
سے واضح کیا۔ کہ تابع شریعت محمدیہ
نبی اُمت میں آسکتا ہے۔ اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ میں
فرق پڑتا۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے
ہیبتناک عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے
بتایا کہ اس زمانہ کے رسول نے پیشتر
سے ان کی خبر دیدی تھی۔ اسکی پیشگوئیوں
کے مطابق یہ عذاب آئے۔ اور یہ
اس کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے
ازاں بعد مولوی عبد الحی صاحب
فرزند اکبر جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اہالیان یادگیر کو مخاطب
کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہم سینتالیس سال سے
مسلسل ہر ممکن طریقہ سے آپ کو اسلامی
پیشگوئیوں کے مطابق بتاتے رہے ہیں۔ کہ وہ
موعود آ گیا۔ اور ان دو دنوں کے اجلاس میں
بالتفصیل اور بدلائل آپ پر سچائی واضح
کی گئی۔ لیکن آپ نہ کسی ایسے شخص کا
پتہ بتلاتے ہیں جو ان پیشگوئیوں کے مطابق
اس چودھویں صدی کے سر پر بحکم الٰہی
دلائل کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اور نہ آپ اس
صادق انسان کو قبول کرتے ہیں۔ جس کا پتہ ہم
نے بتایا اور دلائل پیش کئے۔ میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ ان دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور خدا سے دعا کریں۔ ازاں بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل نے مختلف طریقوں

ہندوستان کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق وزیرِ ہند کا بیان

نئی دہلی میں ۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء کو ایک پریس کانفرنس میں وزیرِ ہند نے ہندوستان کے آئندہ نظم و نسق سے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔

مشن کے ارکان!

ہندوستان کی تاریخ کے ایسے فیصلہ کن موقعہ پر آپ کے ملک میں آنے سے پہلے مجھے اور میرے رفیقوں سر سٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الگزینڈر کو بڑی مسرت ہوئی ہے۔ میں خود پچھلی مرتبہ ۱۹۲۶ء میں ہندوستان آیا تھا اور میں نے اس وقت بہت سے دوست بنائے تھے۔ جن کے ساتھ میرا رابطہ برابر قائم رہا۔ ۱۹۴۲ء میں جب سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان آئے تھے۔ اور اس سے پہلے ۱۹۴۰ء میں جب وہ غیر سرکاری طور پر یہاں آئے تھے۔ اس وقت سے آپ انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ مسٹر الگزینڈر اس سے پہلے کبھی آپ کے ملک میں نہیں آئے۔ لیکن وہ ہندوستان کے اچھے دوست ہیں۔ اور آپ کے مسائل میں گہری اور ہمدردانہ دلچسپی لیتے ہیں۔ موجودہ گرانبار فرائض علاوہ ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ ہمارے ان مذاکرات میں جن کے لئے مشن یہاں آیا ہے۔ رفیق کار کی حیثیت سے ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔

پنجاب اور بنگال(؟) کے سوائے تمام صوبائی انتخابات کے نتیجے اگلے دس روز میں نکل آئیں گے۔ لہٰذا ہم آج سے ایک ہفتہ بعد اپنے مذاکرات شروع کر دیں گے۔ اسی اثنا میں میں اور میرے رفیق صورت حال کے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل کریں گے۔ نیز ہز ایکسلنسی وائسرائے اور صوبائی گورنروں کے ساتھ جو ہم سے ملاقات کرنے دہلی آ رہے ہیں۔ بات چیت کریں گے۔

قابلِ قبول مشنری

(۳) آپ سب ہمارے مذاکرات کے عام مقصد سے واقف ہیں۔ اس مقصد کو دارالعوام میں ۱۵ مارچ کو ہمارے وزیرِ اعظم مسٹر اٹیلی نے اپنی تقریر میں بیان کر دیا تھا۔ جو مذاکرات اب شروع ہوں گے۔ وہ اس مشینری کے قیام کا ایک ابتدائی حصہ ہیں۔ جس کے ذریعے وہ صورتیں خود ہندوستانی تجویز کر سکیں۔ جن کے تحت ہندوستان اپنی خود مختار حیثیت حاصل کر سکے مقصد یہ ہے۔ کہ جلد ایک ایسی مشینری کھڑی کر دی جائے۔ جو سب کو قابلِ قبول ہو اور عبوری دور کے ضروری انتظامات بھی طے کر دیئے جائیں:-

آزادی اور خود ارادیت کا مسئلہ

(۴) مسٹر اٹیلی کی تقریر اور اس پر جو بحث ہوئی اس سے ظاہر ہوا۔ کہ وہ در اصل تمام پارٹیوں کی رائے کی نمائندہ تھی۔ یہ بات بھی بالکل واضح ہو گئی۔ کہ اگر ہندوستانی اپنے نئے آئینی انتظامات کے تحت برطانوی دولت مشترکہ سے باہر رہنے کا فیصلہ کریں۔ تو حکومت برطانیہ ان کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایسا فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں ہمیں ذاتی طور پر یقین ہے کہ ہندوستان دولت مشترکہ برطانیہ میں آزادانہ شریک رہنے میں بہت فائدے دیکھے گا۔ مگر یہ ایک آزاد جماعت ہے اور اگر ہندوستان سوچ سمجھ کر اس میں شریک ہونے کے خلاف فیصلہ کرے تو ہم شرکت پر مجبور کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے۔

مسئلہ آزادی اور ریاستیں

(۵) اس وجہ سے آزادی اور خود ارادیت کا مسئلہ اصولی طور پر طے ہو گیا ہے۔ اب ہمیں مل کر ایسا طریقہ اختیار کرنا ہے جس سے خود ہندوستانی کم سے کم جھگڑے اور زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ اپنے نئے اداروں کی شکل کا تصفیہ کر سکیں ظاہر ہے۔ کہ ہندوستانی ریاستوں کو بھی جن کو ہندوستان کے مستقبل میں بہت بڑا کام کرنا ہے۔ اس کام میں شریک ہونے کے لئے ضرور دعوت دینا چاہیئے۔ یہ معلوم کر کے ہماری بہت ہمت بندھی کہ بہت سے والیانِ ریاست بھی عام خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو فوراً پوری آزادی حاصل ہو جانی چاہیئے۔ اس دوران میں یہ امر بہت مناسب ہے کہ مرکز میں ایک ایسی جماعت برسرِ اقتدار آ جائے۔ جس کو عوام کی پوری حمایت حاصل ہو۔ تاکہ وہ ملک کو عبوری دور سے گزار سکے۔ آسانی اور عمدگی کے ساتھ ذمہ داری کا انتقال بہت ہی ضروری ہے۔ اگرچہ در اصل یہ امر ہندوستانی مفاد سے وابستہ ہے۔ مگر اس میں برطانیہ کا بھی مفاد ہے۔ اور ہندوستان نیز برطانیہ کے لئے یہ بات فخر کے قابل ہو گی۔ کہ ہم دنیا پر واضح کر دیں۔ کہ ہم میں یہ صلاحیت ہے۔ کہ ہم اس قدر دور رس تبدیلی کو آسان اور پر امن طریقہ سے کر سکتے ہیں۔ اسی غرض سے ہم لوگ ایسا کام کرنے آئے ہیں جس کے متعلق ہمیں امید ہے کہ مفید ہو گا۔

کامیابی کی توقع!

(۶) ہمارے مذاکرات کا تعلق اس مسئلہ سے نہ ہو گا۔ کہ ہندوستان اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرے ... یہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔ بلکہ اس مسئلہ سے ہو گا کہ وہ کس طرح فیصلہ کرے۔ آپ حضرات عظیم الشان ہندوستانی پریس کے ہر طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں اور میرے رفیق آپ سے کامل توقع رکھتے ہیں۔ کہ آپ حضرات اپنے اس دور رس اثر کو جو آپ کو معاملات عامہ میں حاصل ہے۔ بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کریں گے اس میں شک نہیں کہ ایسے مشکل مسائل موجود ہیں۔ جنہیں ضرور حل کرنا ہے۔ ہم سب کو اپنے مذاکرات میں صبر و تحمل اور جذبہ مفاہمت سے کام لینا ہو گا۔ اور ان مفید جذبات کو بیدار کرنے اور قائم رکھنے میں آپ کے اشتراکِ عمل سے ہمارے کام میں بڑی مدد ملے گی۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس مشترکہ کام میں ہمیں کامیابی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم سب ہندوستانی باشندوں کے مفاد کو ہر دوسرے مفاد پر مقدم رکھیں اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے عزم میں کسی چیز کو مداخلت نہ کرنے دیں:-

مشن کا پروگرام

آپ کو اس پروگرام کا پہلے سے علم ہے۔ جو مذاکرات شروع کرنے کے سلسلہ میں ہم نے تیار کیا ہے۔ ہم مرکزی مجلس قانون ساز صوبجاتی مجالس قانون ساز ممتاز کل ہند پارٹیوں اور جماعتوں نیز ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے خیالات کو جمع کریں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بڑی بڑی پارٹیوں نے اپنی پالیسی کے بارے میں جو بیانات دیئے ہیں۔ نیز ہندوستانی رہنماؤں نے جن اہم باتوں کا اظہار کیا ہے۔ ہم نے انہیں پوری طرح سمجھنے کی کوشش کی ہے لیکن قبل اس کے کہ ہم یہ محسوس کریں۔ کہ ہم نے تمام نقطہ ہائے نگاہ کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لی ہے۔ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کے متعلق تبادلہ خیالات کی ضرورت ہے۔ اپریل کے وسط تک ہمارا بہت سا وقت ان ملاقاتوں میں صرف ہو گا۔ اور اس کے بعد ہمارے پروگرام کا دارومدار اس صورتِ حالات پر ہو گا۔ جو اس وقت رونما ہو گی

ہمارے پروگرام میں دو ایسی باتیں ہیں۔ جن کا میں آج ذکر کرنا چاہتا ہوں ہم نے ہندوستان کے مختلف اداروں اور لوگوں سے درخواست کی ہے کہ ہم ذاتی طور پر ان کی رائے سنیں میں یہ بات بالکل صاف کر دینا چاہتا ہوں

کہ میں اور میرے رفیق صرف اس مقصد کے لئے دہلی آئے ہیں۔ جس کا میں پہلے آپ سے ذکر کر چکا ہوں۔ ہم کسی کی بات سننے سے انکار کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن ان تمام لوگوں سے ہمارے لیڈر ملنا ناممکن ہے۔ جو ہم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم صرف انہی لوگوں سے ملیں گے۔ جنہیں ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے کام میں خوب مدد دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں وزیر ہند کی حیثیت سے ان معاملات کے متعلق ملاقات نہیں کرونگا۔ جو وزارتی وفد کے مقصد سے خارج ہوں۔ ان تمام معاملات کو حکومت ہند یا تاج کا نمائندہ حسب دستور طے کریگا۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے ان متعدد مہربانوں کو بھی مایوس کرنا پڑے گا۔ جو ہمیں بعض تقریبوں کے لئے دعوت نامے بھیج رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ یہ سمجھ لیں گے۔ کہ ہمارا پروگرام بہت مصروفیت کا ہے۔ اور ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کام پر اپنا سارا زور صرف کر دیں۔ جو ہمارے سامنے ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۳۱۱۔ منکہ راج بی بی حافظہ بنت اسعد خاں۔ قوم اعوان پیشہ خدمت دین اسلام عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں نابینا ہوں۔ میرے پاس صرف یکصد روپیہ ہے۔ جو مجھے اپنے بھائی کی طرف سے بطور امداد ملا ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز جب کبھی مجھے کسی طرح اور امداد پہنچے گی۔ تو میں انشاء اللہ اس میں سے بھی ۱/۳ حصہ مرکز میں بھیجتی رہونگی۔ الامتہ راج بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نور محمد جمعدار دوالمیال۔ گواہ شد قاضی عبد الرحمن امیر جماعت۔

ع ۹۲۲۴۔ منکہ نواب الدین ولد چودھری گورڈ۔ قوم جٹ بڈھار پیشہ زمینداری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء صحابی ساکن بھڈیار۔ ڈاکخانہ ہلو وال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی تخمیناً ۲۸ کنال بلا شراکت غیری ہے۔ جو -/۱۴۰۰ روپے کی ہے۔ اراضی مرہونہ مبلغ -/۱۰۰۰ روپے کی ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد۔ ایک مکان رہائشی قیمتی مبلغ -/۱۰۰ روپیہ کا ہے۔ تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نواب الدین بقلم خود۔ گواہ شد جلال الدین بقلم خود۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۳۶۳۔ منکہ سید محمود اختر ولد سید حامد حسن صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۴ دسمبر ۱۹۴۵ء ساکن بیت الرشید۔ دربہ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کچھ نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمدنی مبلغ -/۴۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی میں آئندہ کچھ اضافہ ہوا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر میرے مرنے پر کچھ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: سید محمود اختر۔ گواہ شد مرزا عبد القیوم کوہاٹ۔ گواہ شد میاں محمد لطیف کوہاٹ۔

ع ۹۲۱۲۔ منکہ غلام قادر ولد چودھری محمد بخش صاحب قوم جٹ بھڈیار پیشہ زمینداری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن صابو بھڈیار ڈاکخانہ ہلو وال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی اندازاً ۲۴ کنال واقع موضع بھڈیار ضلع سیالکوٹ میں بلا شرکت غیری ہے۔ اراضی مرہونہ اندازاً مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کی۔ دکان قیمتی اندازاً -/۱۰۰ روپیہ کی ہے۔ کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اسکی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا چودھری غلام قادر۔ گواہ شد ایم چودھری نذیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۳۱۹۔ منکہ غلام محمد ولد میاں اللہ دوہایا صاحب قوم احمدی پیشہ گھڑی سازی عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مبلغ -/۵۰۴ روپے نقد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد مثلاً میٹریل و فرنیچر دکان از قسم الماریاں کرسیاں میزیں۔ پرزہ جات گھڑیاں اور گھڑی سازی پارچات پوشش وغیرہ جن کی مالیت بلحاظ موجودہ زمانہ -/۱۰۰۰ ہے۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت تقریباً -/۹۰ روپے ہے۔ اور یہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ماہوار آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام محمد گھڑی ساز حافظ آباد۔ گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد ضیاء اللہ سکرٹری مال حافظ آباد۔

ع ۹۲۹۳۔ منکہ زینب بیگم زوجہ بابو محمد عثمان صاحب قوم قریشی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کھرپیٹر ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اعلان نکاح

عزیزان محمد شفیع و محمد ابراہیم پسران عمر الدین ساکن سنگھ کے نکاح مسماۃ صفیہ بیگم و امۃ العزیز بیگم دختران میاں خدا بخش صاحب ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بعوض مبلغ ساڑھے سات سو روپیہ علی الترتیب صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد محلہ دار الرحمت میں کل موخر ۲۹/۳ کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ دین اور دنیا کے لحاظ سے بابرکت کرے احباب دعا فرمائیں ۔

(خاکسار حکیم فضل الٰہی احمدی کلرک نظارت امور عامہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل رات برسٹل میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر ایٹلی کی حالیہ تقریر سے جو انہوں نے ہندوستان اور وزارتی وفد کے متعلق کی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اب برطانیہ کا نظریہ ماتحت ملکوں کے بارے میں بالکل بدل چکا ہے۔ اب وہ چاہتا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ممالک کو آزاد کرے۔

دہلی ۳۱ مارچ۔ کل آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وفد سے ملاقات کرنے کے بارے میں بحث وتمحیص کی گئی۔ مسٹر جناح کو کمیٹی نے اختیار دیا۔ کہ وہ مسلم لیگ کی طرف سے وفد سے ملاقات کریں۔ ایک ریزولیشن بھی پاس کیا گیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ مسلم لیگ کی طرف سے صرف مسٹر جناح ملاقات کریں گے۔

لاہور ۳۱ مارچ میجر عاشق حسین اور نواب صاحب لغاری نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں ملک خضر حیات خاں کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے جسمیں انہوں نے کہا تھا۔ کہ مسلمان خواہ لیگ کو ووٹ دیں یا یونینسٹ کو۔ اس کا مطلب پاکستان کا قیام ہی ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس بیان کی موجودگی میں ملک صاحب وزارتی وفد سے پاکستان کا مطالبہ کریں گے۔ یا ہندوؤں سے مغلوب ہو کر اس وعدہ کی خلاف ورزی کریں گے۔

دہلی ۳۱ مارچ۔ کل کونسل آف سٹیٹ میں لیڈر آف دی ہوس سر محمد عثمان نے کہا۔ برطانی وزارتی وفد ہمارا ہاتھ بٹانے آیا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ جس مقصد کے حصول کے لئے ہم کوشاں ہیں اس میں ہماری مدد کرے گا۔ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ مگر ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ برطانیہ اتنی بڑی طاقت کو نظر انداز کر دینے کی غلطی کبھی نہیں کر سکتا۔

پٹنہ ۳۱ مارچ کل مولانا ابوالکلام آزاد نے گورنر بہار سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر سید محمود بھی ہمراہ تھے۔ ایک بیان میں مولانا آزاد نے بتایا۔ کہ وہ چار وزراء جو ۱۹۴۲ء میں مستعفی ہو گئے تھے۔ اب پھر وزارت بنائیں گے۔ اور نئی وزارت ۲ اپریل سے کام شروع کر دے گی۔

لکھنؤ ۳۱ مارچ۔ یو پی اسمبلی کی سب نشستوں کے نتائج نکل چکے ہیں۔ اس وقت مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۱۵۳۔ مسلم لیگ ۵۴۔ آزاد ۱۴۔ نیشنلسٹ مسلمان ۷۔ کل ۲۲۸۔

دہلی ۳۱ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے ہند سے ایک ریزولیوشن میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ خود کیپٹن عبد الرشید کے مقدمہ میں دخل دیں

نیو یارک ۳۰ مارچ۔ جمعیت اتحاد اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں ایرانی سفیر ڈاکٹر حسین علی نے بیان کیا۔ کہ مجھے ابھی تک اپنی حکومت سے اس مضمون کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ روسی فوج کا کوئی حصہ ایران سے روسی سرحد کو عبور کر کے اپنے ملک میں واپس چلا گیا ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ روس اس اس کونسل کو ایک اور مرتبہ یقین دلائے کہ روسی فوجیں ایران کے سارے علاقے کو ایک مختصر سے عرصہ میں خالی کر دیں گے اس عرصے کا تعین اس ایوان کی طرف سے ہو۔ ایران وروس کی باہمی گفتگو سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے اس جھگڑے کا معاملہ ملتوی کئے جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ سیکیورٹی کونسل نے فیصلہ کیا. کہ روس اور ایران کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے۔ دونوں حکومتیں اس کی رپورٹ منگل کو پیش کریں۔

لاہور ۳۰ مارچ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے بجٹ سیشن کا آخری اجلاس آج شام ۵ بجے ختم ہوا۔ وزیر اعظم نے تحریک پیش کی کہ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ مسلم لیگ کی طرف سے راجہ غضنفر علی خاں نے ترمیم پیش کی۔ کہ غیر معین عرصہ کی جگہ ۵ مئی کر دیا جائے راجہ غضنفر علی خاں نے کہا۔ حکومت کو. خوف ہے کہ اس کی غلط کاریاں عوام پر واضح نہ ہوں۔ اس لئے وہ اس معقول مطالبہ سے گھبرا رہی ہے۔ آپ نے محکمہ پبلک ورکس اور خزانہ کے وزراء سے استدعا کی۔ کہ اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے رائے شماری پر ۲۷ ارکان نے راجہ صاحب کی ترمیم میں اور ۹۰ نے اس کے خلاف ووٹ دیئے اور ترمیم مسترد ہو گئی۔ اس کے بعد اصل تحریک پر ووٹ لئے گئے جس کا نتیجہ بھی یہی برآمد ہوا۔ چنانچہ سپیکر نے اعلان کیا۔ کہ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ گیلریوں میں تماشائیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ مسلم لیگی تماشائی بھی مسلم لیگی ارکان کے ساتھ نعرے لگاتے رہے۔ ایوان میں مسلم لیگی ارکان نعرہ لگاتے ”لے کے رہیں گے“ اوپر گیلریوں میں تماشائی جواب دیتے ”پاکستان“ نیچے نعرہ لگتا ”دینا پڑے گا“ جواب آتا ”پاکستان“ یہ سلسلہ کوئی چھ منٹ جاری رہا۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ نیوز کرانیکل لارنس نے پہلی پریس کانفرنس منعقدہ نئی دہلی میں جو بیان دیا۔ اسے جس بے چینی سے ہندوستان میں پڑھا گیا۔ ویسی ہی دلچسپی سے یہاں بھی پڑھا گیا۔ اگرچہ وزیر ہند کے بیان میں بڑی احتیاط سے کام لیا گیا تھا۔ پھر بھی اس کے گوناگوں معانی لئے جا سکتے ہیں یہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو سکھ یا ہندوستانی عیسائیوں جیسی اقلیت نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہندوستانی حالات کے اتار چڑھاؤ کو یہاں کی پبلک جس بیم ورجا کے انداز میں دیکھ رہی ہے اس میں ہندوستان سے موصول شدہ اطلاعات سے کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ ڈیلی ایکسپریس کا وقائع نگار دہلی یہ بیان کرتا ہے کہ وزارتی وفد کا کام یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ آیا ہندوستان کے لئے آزادی پرامن طریقہ پر حاصل کی جا سکتی ہے۔ یا کم سے کم خونریزی کے ساتھ یہ مقصد حاصل ہوگا لکھتا ہے۔ کہ ”محمد علی جناح ایک ایسی چٹان ہے جس سے ٹکرا کر وزارتی وفد پاش پاش ہو سکتا ہے“ ہندستان کی قسمت مسٹر جناح کے ہاتھ میں ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ برطانی کابینہ کے رکن سر سٹیفورڈ کرپس آج صبح مسٹر محمد علی جناح کی کوٹھی پر حاضر ہوئے۔ اور ان سے ایک گھنٹہ تک باتیں کرتے رہے۔

لاہور ۳۰ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲۱ مارچ کو مسلم لیگ پارٹی کی شرم شرم کی آوازوں کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اور دس روز کے بعد پہلے روز سے بھی زیادہ ہنگامہ آرائی اور شرم شرم کی آوازوں کے ساتھ ختم ہو گیا۔ آخری نصف وقت میں ہاؤس میں بہت ہنگامہ آرائی ہوئی۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ انڈین فوڈ ڈیلیگیشن کے لیڈر سر راماسوامی مدلیار نے اعلان کیا کہ اتحادی اقوام کے فوڈ بورڈ نے ہندستان کو ایک لاکھ ۴۵ ہزار ٹن چاول اور ۱۴ لاکھ ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا ہے

لاہور ۳۰ مارچ۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ پنجاب کولیشن وزارت عنقریب پنجاب میں شراب کی کشید کرنے اور بیچنے اور فروخت کرنے کی ممانعت کرنے والی ہے اس سلسلہ میں امتناع شراب نوشی کی ایک سکیم ۱۹۳۸ء میں منظور کی گئی تھی پر اب عمل ہو رہا ہے۔ اور بعض لوکل باڈیز کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں۔ وہ اپنے علاقوں میں شراب وغیرہ کی فروخت پر پابندیاں عاید کر دیں۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ برطانی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر ریجنلڈ سورنسن نے ہندوستانی طلباء کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے متعلق عنقریب ایک ایسا اعلان ہونے والا ہے۔ جو ۱۸۵۵ء کے اعلان وکٹوریہ سے زیادہ اہم ہوگا۔ برطانی وفد نے دورہ ہندستان سے واپس آنے کے بعد وزیر اعظم اور کابینہ کے دوسرے ارکان کو اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈر اپنے ملک کا مستقبل کو بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نیا ہندوستان آپ اپنی تقدیر کا معمار ہوگا